جدید مالیاتی فقہی مسائل

(ماخوذ از البرکہ سیمینارز)

کرنسی پر معاہدے:

عنوان: مختلف اجناس کی کرنسی کی، معاہدہ کے وقت والی قیمت پر خریداری کا معاہدہ۔

سوال: ایسے معاہدوں کے بارے میں کیا رائے ہے کہ جن میں مختلف قسم کی کرنسی (یعنی ایک کرنسی کو دوسری کے بدلے) خریدنا طے کیا گیا ہو اور اس کی قیمت تو معاہدہ کے وقت والی قیمت کے مطابق طے پائی ہو مگر ان دونوں کی ادائیگی بعد میں ہونا طے پائی ہو تا کہ مستقبل میں جب کرنسی کا یہ تبادلہ ہو تو اس وقت دونوں طرف سے نقد ادائیگی ہو، ایسے معاہدہ کو لازمی قرار دینے اور غیر لازم قرار دینے کے بارے میں بتایئے؟

جواب: ایسے معاہدے اگر دونوں اطراف کے لئے لازمی ہوں تو وہ اس عمومی حکم کے تحت آتے ہیں کہ جس میں قرض کے بدلے قرض کی فروخت سے منع کیا گیا ہے۔ لہٰذا اس صورت میں یہ جائز نہ ہوگا لیکن اگر یہ معاہدہ دونوں اطراف کیلئے لازمی نہ ہو تو ایسی صورت میں یہ جائز ہے۔
(پہلا البرکہ سیمینار، فتویٰ نمبر ۱۳)

عنوان: کرنسی کی تبدیلی کا معاہدہ:

سوال: کرنسی کی تبدیلی کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: کویت میں مارچ ۱۹۸۳ء کو اسلامی بینکاری پر ہونے والی دوسری کانفرنس کے فیصلے اس رائے کو مزید پختہ کر دیتے ہیں کہ کرنسی کی فروخت اگر مستقبل میں ادائیگی کی شرط پر طے ہو اور یہ دونوں اطراف کے لئے لازم نہ ہو تو یہ جائز ہے۔ (یہ اکثریت کی رائے ہے) مگر معاہدہ لازمی ہونے کی صورت میں یہ معاملہ شرعاً جائز نہ ہوگا۔ (چھٹا البرکہ سیمینار، فتویٰ نمبر ۲۳)

عنوان: کسی بینک کا اپنے کھاتہ داروں کیلئے مستقبل میں دوسری کرنسی خریدنے کا طریقہ کار طے کرنا:

سوال: کیا کسی بینک کے لئے اپنے کھاتہ داروں کے لئے دوسری کرنسی ایڈوانس خریدنے کا طریق کار طے کرنا جائز ہے؟

جواب: کسی بینک کے لئے اس قسم کا معاملہ کرنا نہ تو بلاواسطہ اور نہ بالواسطہ طور پر جائز ہے کیونکہ یہ شرعاً منع ہے۔ (چھٹا البرکہ سیمینار، فتویٰ نمبر۱۲)

عقود (خرید وفروخت) کے معاہدے

عنوان: کیا اصل میں عقود جائز ہیں یا حرام:

سوال: کیا یہ ضروری ہے کہ جدید قسم کے عقود فقہ اسلامی میں بیان کردہ عقود کے خاص ناموں کے ساتھ ہوں یا صرف ان کو فقہ کے بنیادی قواعد کی روشنی میں دیکھا جائے اور اگر وہ کسی نص یا اجماع سے نہ ٹکراتے ہوں تو انہیں حلال سمجھا جائے خواہ (وہ عقود) کسی بھی نام کے ساتھ ہوں؟

جواب: فقہ اسلامی قرآن وسنت کی بنیاد پر راجح رائے کے مطابق اصل میں تمام عقود اور ان کی شرائط جائز ہیں جب تک شریعت نے ان سے منع نہ کیا ہو یہ رائے شیخ ابنِ تیمیہ اور ان کے شاگرد ابن قیم نے بعض ائمہ کے اقوال کی روشنی میں اختیار کی ہے۔ اس بنیاد پر کوئی بھی جدید معاہدہ جس پر فقہ اسلامی نے کوئی رائے نہ دی ہو شرعاً قابل قبول ہے۔ مگر شرط یہ ہے کہ وہ قرآن، سنت، اجماع اور قیاس سے متصادم نہ ہو۔ اس کا تعلق عام لوگوں کی بھلائی سے ہو اور اس میں (عام لوگوں کے لئے) کوئی نقصان نہ ہو۔ فقہ اسلامی میں مختلف ادوار میں سامنے آنے والے نئے عقود کو نام دیئے گئے ہیں اور ان کے احکام بھی بتائے گئے ہیں۔ مثلاً عقد الحکر * عقد الاجارتین اور بیع الوفاء۔ ** (پہلا البرکہ سیمینار، فتویٰ نمبر۱)

---

* ذخیرہ اندوزی۔

** بیع الوفاء (A mortgage conditional sale)

ادائیگی قرض میں تاخیر پر جرمانہ

عنوان: ایسے مقروض (کا معاملہ) جو طے شدہ وقت پر قرض ادا نہ کرے۔

سوال: اسلامی بینک کے لئے یہ جائز ہے کہ وہ مقروض کے لئے ضمنی طور پر یہ شرائط طے کرے کہ اگر وہ وقت پر قرض ادا نہیں کرے گا تو اسے اضافی رقم ادا کرنی ہوگی اور بالخصوص جب بینک یہ اضافی رقم نیکی اور بھلائی کے کاموں پر خرچ کرنے کے ارادے سے حاصل کرنا چاہتا ہو؟

جواب: یہ جائز نہیں ہے۔ (دوسرا البرکہ سیمینار، فتویٰ نمبر ۱۳)

عنوان: ٹال مٹول کرنے والا صاحب حیثیت مقروض۔

سوال: کیا ٹال مٹول کرنے والے صاحب حیثیت مقروض کو اس بات کا پابند کیا جاسکتا ہے کہ وہ قرض خواہ کو ادائیگی میں تاخیر کا معاوضہ ادا کرے۔

جواب: (الف) ٹال مٹول کرنے والے ایسے مقروض کو جو ادائیگی کی طاقت رکھتا ہو اگر (جان بوجھ کر) بلا عذر شرعی تاخیر کردے اس بات کا پابند کیا جاسکتا ہے کہ وہ قرض دہندہ کے اس نقصان کا معاوضہ ادا کرے جو ادائیگی میں تاخیر کی وجہ سے ہوا ہے۔ کیونکہ اس قسم کے مقروض کو ظالم کہا گیا ہے۔ اس کے بارے میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے "مطل الغنی ظلم" صاحب حیثیت (مقروض) کا ٹال مٹول کرنا ظلم ہے۔ لہٰذا وہ ایک غاصب کی طرح ہے کہ جس کے بارے میں فقہاء نے کہا ہے کہ وہ غصب شدہ مال کی واپسی کے ساتھ اس عرصہ میں اس مال سے ہونے والا منافع بھی ادا کرے گا۔ یہ اکثریت کی رائے کے مطابق ہے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ مصالح مرسلہ * کے تحت اس فرد پر جرمانہ عائد کیا جائے اور اسے فلاحی منصوبوں پر خرچ کیا جائے۔

(ب) اس سے اتنا معاوضہ ** (قرض کے علاوہ) لیا جائے گا کہ جو اس مال سے عام طور پر اس مدت کے دوران کسی جائز کاروبار میں لگانے سے ہوسکتا تھا۔

☆ میں نے امام محمد سے بڑھ کر کوئی فصیح نہیں دیکھا (امام محمد بن ادریس شافعی) ☆

(ج) قرض دار اور مقروض کے درمیان آغاز معاہدہ سے ایسا کوئی معاوضہ طے کرنا جائز نہیں ہے تاکہ یہ سودی راستہ کھولنے کا ذریعہ نہ بن جائے۔

(تیسرا البرکہ سیمینار، فتویٰ نمبر ۲)

عنوان: اقساط نفع کی ادائیگی میں تاخیر سے پیدا ہونے والے نقصان کا معاوضہ:

سوال: کیا اقساط نفع کی ادائیگی میں تاخیر سے پیدا ہونے والے نقصان کا معاوضہ لینا جائز ہے؟

جواب: کمیٹی نے ترکی میں منعقد ہونے والے تیسرے البرکہ سیمینار سے اکثریت کی رائے کے مطابق جاری ہونے والے اس فتویٰ کو غور سے سنا جس میں اس معاوضہ کو جائز قرار دیا گیا ہے۔ اس فتویٰ سے کئی مزید سوالات سامنے آئے۔ اور کمیٹی نے اس سلسلہ میں بعض بینکوں کے مینیجرز سے اس کی تفصیل بھی سنی اور کمیٹی کے بعض ارکان نے اس (فتویٰ) کو Valid قرار دیا جبکہ بعض ارکان نے اسے Reconsider کرنے کا مطالبہ کیا۔ اس کے بعد یہ طے ہوا کہ اسے مزید تحقیق کے لئے آئندہ سیمینار تک ملتوی کر دیا جائے اور اس سلسلہ میں نئے Research papers تیار کروائے جائیں۔ (پانچواں البرکہ سیمینار، فتویٰ نمبر ۴)

عنوان: ٹال مٹول کرنے والے مقروض حضرات پر جرمانہ:

سوال: کیا ایسے مقروض حضرات پر جرمانہ عائد کرنا جائز ہے جو ادائیگی کی طاقت رکھتے ہوں اور جان بوجھ کر تاخیر کر دیں؟

جواب: ادائیگی کی طاقت کے باوجود ٹال مٹول کرنے والے مقروض پر جرمانہ عائد کرنا اس صورت میں

---

* مصالح مرسلہ فقہ کا ایک ایسا اصول ہے کہ جس کے تحت بنی نوع انسانی بھلائی کے لئے کوئی چیز جائز یا ناجائز قرار دی جا سکتی ہے بشرطیکہ وہ شریعت کے دیگر اصولوں کے خلاف نہ ہو۔

** اس معاوضہ کی مقدار کا تعین عدالت کرے گی اور یہ کام کاروبار کے مشہور جائز طریقوں کے پیش نظر ماہرین کی رائے پر ہوگا۔ اور اگر قرض دار کے شہر میں غیر سودی کاروباری ادارے (مثلاً اسلامی بینک وغیرہ) موجود ہوں تو اس مدت کے حساب سے ان کے منافع کیمطابق معاوضہ کا تعین کیا جائے گا۔

☆ امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت سن ۹۳ ہجری میں اور وفات ۱۷۹ ہجری میں ہوئی ☆

جائز ہے کہ جب یہ رقم رفاہِ عامہ کے کاموں پر خرچ ہو اور جب اس جرمانہ پر بلاواسطہ ٹیکس عائد کئے جائیں تو بینک کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اسے رقم سے ادا کردے۔

(چھٹا البرکہ سیمینار، فتویٰ نمبر ۸)

عنوان: قرض حسنہ کی ادائیگی میں تاخیر پر جرمانہ ادا کرنے کا معاوضہ:

سوال: کیا قرض حسنہ کی ادائیگی میں تاخیر پر جرمانہ عائد کرنا جائز ہے؟

جواب: قرض حسنہ کی ادائیگی میں تاخیر پر جرمانہ عائد کرنا جائز نہیں ہے۔ البتہ اگر قرض حسنہ کا معاملہ بینکوں کے مابین ہو اور ایسی صورت میں تاخیر ہو جائے تو ہر قرضدار بینک دوسرے (مقروض) بینک سے مطالبہ کرسکتا ہے کہ وہ اتنی مدت تک اس کے غیر سودی اکاؤنٹ میں رقم جمع کروائے۔ (چھٹا البرکہ سیمینار، فتویٰ نمبر ۱۱)

ہارون آٹوز

پاک اسٹار موٹر سائیکل

Shop No.2, Ruby Arcade

A.M. 20, Akbar Road Karachi

Tel. 021-4214756

(مجلس ادارت مجلّہ فقہ اسلامی)

امام محمد بن ادریس شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا سن ولادت ۱۵۰ ہجری اور سن وفات ۲۰۴ ہجری ہے ☆

سودی منافع جات

عنوان: سودی اور غیر سودی دونوں طریقوں سے معاملہ کرنا:

سوال: کسی ملک کی حکومت اپنے اطمینان کے لئے غیر سودی نظام کے مکمل نفاذ تک اگر بینکوں کے لئے یہ شرط عائد کردے کہ وہ دونوں سودی اور غیر سودی طریقوں سے لین دین کریں گے تو کیا یہ جائز ہوگا۔ اور یہ اس بنیاد پر ہوگا کہ بینک ایک اکاؤنٹ ان لوگوں کے لئے کھولے جو غیر سودی طریقہ سے معاملہ کرنا چاہتے ہوں اور دوسری طرف سودی اکاؤنٹ کھولے اور جو افراد اسے چاہتے ہوں انہیں اس اکاؤنٹ سے طے شدہ نسبت سے سود ادا کرے۔ خواہ ان تمام (سودی و غیر سودی) اکاؤنٹس سے حاصل ہونے والی رقم بینک نے جائز اسلامی طریقوں سے ہی کاروبار میں لگائی ہو۔ مگر بینک حسب ضرورت ان لوگوں کو طے شدہ سود ادا کرے اور جن لوگوں نے غیر سودی اکاؤنٹ میں مال جمع کروایا ہو انہیں کاروبار سے ہونے والے منافع میں سے حصہ دے، اس سلسلہ میں اگر بینک اکاؤنٹس (سودی و غیر سودی) میں عدم توازن پیدا ہوتا ہے تو بینک اسے دور کردے؟

جواب: سودی معاملہ شرعاً بالکل ناجائز ہے۔ سیمینار مین شریک ہونے والے فقہاء کی اسلامی بینکوں کیلئے وصیت ہے کہ وہ غیر اسلامی ممالک میں ایک یا ایک سے زائد اسلامی بینک قائم کرنے میں تعاون کریں اور ہر اس اسلامی بینک سے معاملہ و تعاون کریں جو پہلے سے قائم ہو یا مستقبل میں قائم ہونے والا ہو۔

(سیمینار کے فقہاء جناب شیخ صالح عبداللہ کی ان کوششوں کی تائید کرتے ہیں جو انہوں نے یورپ میں اسلامی بینک کے قیام اور اسے سودی نظام سے پاک رکھنے کے لئے کی ہیں)۔

(پہلا البرکہ سیمینار، فتویٰ نمبر ۶)

عنوان: سودی منافع سے ٹیکس کی ادائیگی:

سوال: کیا ایسے سودی مال پر ٹیکس ادا کیا جاسکتا ہے جو غیر اسلامی ممالک میں موجود ہو اور وہیں سے کمایا ہو؟

جواب: مورخہ ۶ تا ۸ جمادی الاول ۱۴۰۳ھ بمطابق ۱۷ تا ۲۳ مارچ ۱۹۸۳ء کو کویت میں منعقد ہونے والی اسلامی بینکاری پر دوسری کانفرنس نے اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل سفارش کی ہے۔ (کانفرنس نے صاحب اموال مسلمانوں کو سفارش کی ہے کہ وہ پہلے نمبر پر اپنے مالوں کو صرف عرب ممالک اور اسلامی ممالک کے اندر اور جب ان مالوں سے سود کی شکل میں حرام کمائی حاصل ہو تو ان پر واجب ہے کہ وہ اسے حاصل کریں اور اسے مسلمانوں کی رفاہِ عام میں خرچ کر کے اس سے چھٹکارا حاصل کریں۔ اور اگر مسلمان اپنے اموال کو سودی بینکوں اور کمپنیوں میں سودی منافع کے امکان سے لگانے کا معاملہ جاری رکھتے ہیں تو ان کا یہ عمل شرعاً حرام تصور ہوگا)۔

کانفرنس کی اس سفارش کی بنیاد پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ حرام منافع پر جو ٹیکس عائد ہوتا ہے اس حرام مال سے اس کی ادائیگی جائز ہے۔ لیکن اگر کسی اور سرگرمی پر ٹیکس عائد ہوتا ہے تو اس کی ادائیگی ناجائز ہوگی۔ (پہلا البرکہ سیمینار، فتویٰ نمبر ۷)

عنوان: ایسے علاقے میں بینک کا قیام، جس کے مقامی قوانین بینک کو کھاتہ داروں کے اصل مال کی گارنٹی دینے کا پابند کرتے ہوں (مثال کے طور پر البرکہ بینک لندن):

سوال: غیر اسلامی ممالک میں اسلامی بینک کے قیام اور اسے وہاں کے نافذ شدہ قوانین کے مطابق چلانے کے بارے میں کیا رائے ہے جبکہ ان قوانین کی رو سے بینک اس بات کا پابند ہو کہ وہ کھاتہ داروں کو اصل مال واپس کرنے کی گارنٹی دے۔

جواب: مسلمانوں کے لئے غیر ملکی قوانین کی پابندی کرنا اس وقت تک شرعاً جائز ہے جب تک وہ شریعت سے نہ ٹکراتے ہوں۔ جہاں تک البرکہ بینک لندن کا تعلق ہے اسے ابتدائی معاہدہ اور بنیادی نظام کے تحت اپنے کام کو اسلامی شریعت کی روشنی میں چلانے کا ڈیکلریشن ملا ہوا ہے۔ لہٰذا لندن میں البرکہ بینک کی تمام سرگرمیاں جائز ہیں اور یہ اس ملک کے قوانین اور نظم ونسق کی پابندی کے مطابق ہیں۔ علماء نے لندن میں البرکہ بینک کی موجودگی اور غیر اسلامی ممالک میں اس کی مسلمانوں کے لئے خدمات اور اسلامی بینکاری کی فکر کے فروغ اور اس کی خوبیوں کی اشاعت جیسی مصلحت کو دوسری مصلحت سے موازنہ کے بعد غالب مصلحت اسی کو سمجھا ہے اور اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ مصلحت کا تقاضا ہے کہ ایسا بینک اپنی سرگرمیاں جاری رکھے۔

جہاں تک بینکاری قانون کے تحت بینک پر اصل رقم واپس کرنے کی گارنٹی دینے کی پابندی کا معاملہ ہے اس سلسلہ میں علماء نے مندرجہ ذیل نکات اٹھائے ہیں:

(الف) ایسے ڈیپازٹس جو کسی بھی وقت نکلوائے جا سکتے ہوں (کرنٹ اکاؤنٹ میں جمع شدہ رقم) یہ تو اپنی نوعیت کے اعتبار سے ضمانت شدہ ہیں کیونکہ یہ نہ تو منافع میں شریک ہوں گے اور نہ ہی یہ مضاربہ کے طور پر لگائے جائیں گے بلکہ یہ تو بینک کو قرض کے طور پر استعمال کرنے کی اجازت کے طور پر دیئے گئے ہیں اور انہیں حسب مطالبہ واپس کرنا لازمی ہوتا ہے۔

(ب) جو ڈیپازٹس بینک کو کاروباری نقطہ نظر سے دیئے جاتے ہیں ان کی ضمانت یا گارنٹی کے لئے مندرجہ ذیل صورتیں دی گئی ہیں۔

- ڈیپازٹس میں جمع شدہ مال کے لئے انشورنس کے سہارے کا استعمال۔
- مشترکہ ٹھیکہ پر قیاس کرتے ہوئے مشترکہ مضارب کی گارنٹی کے اصول کے نفاذ پر غور۔
- مال کو مضاربہ مقیدہ کی بنیاد پر طے شدہ محدود کاروبار میں لگانا۔
- کسی تیسری پارٹی جو کہ مال میں عامل کی حیثیت نہ رکھتی ہو، سے ضمانت لینے کا سہارا استعمال کرنا۔ (مثال کے طور پر البرکہ جدہ)۔

تمام علماء کا اس پر اتفاق تھا کہ یہ معاملہ ابھی مزید تفصیلات اور مطالعہ طلب ہے اور یہ کہ جب تک شرعی قابل قبول حل نہیں نکل آتا اس وقت تک قانون کے مطابق جو معاملہ اسے درپیش ہو اس پر عمل کرنا جائز ہوگا۔ (چھٹا البرکہ سیمینار، فتویٰ نمبر ۱)

عنوان: کیا ربح (منافع) اور عائد (return) کی بجائے فائدہ (Interest) کا لفظ استعمال کرنا جائز ہے جبکہ یہ فائدہ بینک ملازمین کی بعض مالی ذمہ داریوں کو ختم کر دیتا ہے۔

سوال: کیا ربح یا عائد کی بجائے اس کی حقیقت تبدیل کئے بغیر مغربی ممالک میں deposits میں اضافہ کی بنیاد پر مختلف اطراف سے ملنے والی بعض مالی سہولتیں حاصل کرنے کی غرض سے فائدہ کا لفظ استعمال کرنا ممکن ہے؟

جواب: شرکاء سیمینار نے ان بعض مالی قانونی سہولتوں کا بغور جائزہ لیا جو برطانیہ میں ٹیکس کا نظام بینک ملازمین کو ادا کردہ Deposits یا حاصل کردہ Deposits کی بنیاد پر دیتا ہے۔

معاملات کی بنیاد چونکہ اس فقہی قاعدہ پر ہے کہ جس میں کہا گیا ہے کہ ''العبرۃ فی العقود للمقاصد والمعانی للالفاظ والمبانی۔''

عقود کی بنیاد مقاصد و معانی پر ہے نہ کہ الفاظ اور مبانی پر، لہٰذا اس قاعدہ کی رو سے متفقہ طور پر یہ رائے سامنے آئی کہ ربح یا عائد کے بجائے فائدہ کا لفظ استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے اور اس کی بنیاد یہ ہے کہ یہ ایک ایسا معاملہ ہے جو کہ شریعت کے حرام کردہ ربا میں داخل نہیں۔

بحث و تمحیص کے بعد مندرجہ ذیل امور پر اتفاق کیا گیا۔

(اگرچہ فائدہ اپنے اصطلاحی بینکاری استعمال کے اعتبار سے عین حرام ربا ہے، خواہ یہ ادا کیا جائے یا لیا جائے۔ خواہ یہ پیداواری مقاصد کے لئے ہو یا ضروریات پوری کرنے کی غرض سے۔ اس کے باوجود البرکہ بینک لندن کے ملازمین نے deposits میں اضافہ پر ملنے والی سہولتیں حاصل کرنے کی غرض سے فائدہ کا لفظ استعمال کرنے کی بابت جو پوچھا ہے اس میں کوئی چیز مانع نہیں ہے۔ اس سارے معاملہ میں یہ چیز پیش نظر رہے کہ فائدہ کا وہی مفہوم لیا جائے گا جو مفہوم اوپر استعمال ہوا ہے۔ نہ کہ وہ مفہوم جو بینک کی جانب سے کھاتہ داروں کے لئے جاری ہونے والے Model of tax deed aratin یا مختلف اکاؤنٹس کی بنیاد پر مختلف سرٹیفکیٹس کے لئے لیا جاتا ہے۔ لیکن اگر معاملہ کی مکمل صورت تبدیل کر دینا مقصود ہو جیسا کہ فائدہ کی بنیاد پر قرض لینا یا قرض دینا تو یہ بالکل جائز نہیں ہے۔ (چھٹا البرکہ سیمینار، فتویٰ نمبر۳)

عنوان: روزانہ ڈیپازٹ جمع کرانے کا متبادل طریقہ:

سوال: اگر ایک شخص اپنی بچت میں سے روزانہ اپنے کھاتہ میں رقم جمع کرواتا ہے اور روزانہ نکلواتا ہے تو کیا اس شخص کو ماہانہ جمع کروائی گئی رقم کے اوسط پر ضروری پابندیوں کے ساتھ منافع دینا جائز ہوگا؟

جواب: شرکاء نے اس تجویز پر غور و خوض کے بعد کثرت رائے سے فیصلہ دیا کہ ماہانہ جمع کروائی گئی رقم کے اوسط پر منافع دینا جائز ہے اور یہ منافع نسب کے حسب سے ہوگا۔

(چھٹا البرکہ سیمینار، فتویٰ نمبر۱۰)

عنوان: سودی مالی اداروں میں حصہ داری:

سوال: کیا ایسے اداروں میں مالی حصہ داری جائز ہے جو سود کی بنیاد پر کام کرتے ہوں مگر (جس کام میں روپیہ لگایا گیا ہے) وہ کام شرعاً جائز ہو؟

جواب: شرکاء سیمینار نے بحث وتمحیص کے بعد سودی اور غیر سودی اداروں میں اس نقطہ نظر سے جائز کام پر روپیہ لگانے کے بارے میں یہ رائے دی کہ اگر متعلقہ کام کے سلسلہ میں شریعت کے احکام کی پابندی کی ضمانت مل جائے تو ایسے کام میں رقم لگانے میں کوئی چیز مانع نہیں ہے۔

جہاں تک ایسے اداروں کے ساتھ کلی یا جزوی ضمانت کے بعد حصہ داری کا تعلق ہے تو یہ ناجائز کاموں میں حرام ہے کیونکہ شرعاً ناجائز کام کی گارنٹی یا سرپرستی شریعت میں جائز نہیں ہے۔

(چھٹا البرکہ سیمینار، فتویٰ نمبر ۱۳)

عنوان: ایسی کمپنیوں کے ساتھ شراکت جو سودی لین دین کرتی ہوں۔

سوال: کیا غیر منقولہ جائیداد کی خریداری کے لئے نصف حصہ داری کی بنیاد پر کسی ایسی کمپنی میں شراکت جائز ہے جو ربا پر لین دین کرتی ہو مگر اس میں ہر شریک کے لئے اپنے حصہ کو آزادانہ استعمال کرنے کا حق ہو؟

جواب: غیر منقولہ جائیداد کی نصف حصہ داری پر خریداری میں کسی ایسی کمپنی کے ساتھ شراکت جو ربا پر معاملہ کرتی ہو مگر ہر حصہ دار کو اپنے حصہ کو آزادانہ استعمال کا حق دیتی ہو کا معاملہ سیمینار کے شرکاء کی رائے میں جائز ہے اور اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (چھٹا البرکہ سیمینار، فتویٰ نمبر ۲۹)

عالم کی فضیلت

فضل العالمِ على العابد كفضل القمر على سائر الكواكب

(سنن ابو داود و ترمذی)

ایک عالم کو ایک عابد پر ایسی فضیلت حاصل ہے
جیسی کہ چاند کو دوسرے تمام ستاروں پر (حدث شریف)

☆ میں نے امام محمد سے بڑھ کر کوئی فصیح نہیں دیکھا (امام محمد بن ادریس شافعی) ☆

مضاربہ

عنوان: مضاربہ کے اصل زر (Capital) سے فیصد نسبت کی ادائیگی:

سوال: کیا رب المال کے لئے اپنے مضارب سے عقد مضاربہ کے معاوضہ کے طور پر فیصد نسبت کی بنیاد پر اصل زر کے علاوہ طے شدہ رقم کا مطالبہ کرنا جائز ہے، خواہ پراجیکٹ سے نفع ہو یا نقصان؟

جواب: ایسا عقد مندرجہ ذیل وجوہات کی وجہ سے ناجائز ہے:

(۱) اس میں چونکہ اصل زر (Capital) کی ضمانت طلب کی گئی ہے اور مضارب کو امین سمجھ کر اعتماد کیا جاتا ہے اور اسے صرف کسی زیادتی یا کوتاہی کی صورت ہی میں ذمہ دار ٹھہرایا جاسکتا ہے اس کے علاوہ اس سے اصل زر کی ضمانت لینا جائز نہیں۔

(۲) اگر مضاربہ کے عقد میں رب المال کی طرف سے مضارب کے ذمہ پر شرط عائد کر دی جائے کہ وہ طے شدہ رقم بطور منافع ادا کرے گا تو یہ شرط عقد کو فاسد کر دے گی کیونکہ اس سے نفع میں شرکت کے اصول کی نفی ہوتی ہے۔

(پہلا البرکہ سیمینار، فتویٰ نمبر۲)

عنوان: ایسے عقود مشارکہ و مضاربہ جن میں مضارب پر یہ لازمی ہو کہ وہ اصل زر کی نسبت سے طے شدہ رقم بینک کو ادا کرے گا۔

سوال: اگر مضارب کو اس بات کا پابند کر دیا جائے کہ وہ اصل زر کی نسبت کے حساب سے نفع کی طے شدہ مقدار بینک کو ادا کرتا رہے گا اور بالآخر اس کو حساب کر کے ایڈجسٹ (Adjust) کر لیا جائے گا تو کیا اس سلسلہ میں شریعت منع تو نہیں کرتی؟

جواب: بینک کی طرف سے مضارب کو اس بات کا پابند کرنا کہ وہ اصل زر کی نسبت سے مقررہ منافع کی مقدار اسے ادا کرتا رہے اور بعد میں اس کا حساب کر لیا جائے گا۔ (حقیقی منافع کے مطابق اسے Adjust کر لیا جائے گا) ناجائز نہیں ہے بشرطیکہ بینک خسارہ ہونے کی صورت میں اس خسارہ کو برداشت کرنے کی ذمہ داری لے۔ (چھٹا البرکہ سیمینار، فتویٰ نمبر۹)

☆ امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت سن ۹۳ ہجری میں اور وفات ۱۷۹ ہجری میں ہوئی ☆

عنوان: رب المال کی طرف سے مضارب پر یہ شرط عائد کرنا کہ وہ صرف ایک خاص منافع دینے والے مال کی تجارت ہی کرے گا۔

سوال: اگر رب المال کی طرف سے مضارب پر یہ شرط عائد کردی جائے کہ وہ صرف ایک خاص منافع دینے والے مال کی تجارت ہی کرے گا (جسے منڈی کی اصطلاح میں مقررہ حد تک منافع دینے والا کہتے ہیں) تو کیا یہ جائز ہوگا؟

جواب: مضاربہ میں ایسی شرط لگانا شرعاً جائز ہے اور اس کا پورا کرنا بھی ضروری ہے کیونکہ مضاربہ مقیدہ کے تحت رب المال کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ مضارب پر ایسی شرط عائد کردے۔

(پہلا البرکہ سیمینار، فتویٰ نمبر۳)

عنوان: اس بات پر اتفاق کہ ایک حد سے زیادہ ہونے والا منافع مضارب کا حصہ ہوگا۔

سوال: اگر رب المال مضارب کے ساتھ اس بات پر متفق ہو جائے کہ مثال کے طور پر اگر منافع ۱۵ فیصد سے زیادہ ہوا تو وہ زیادہ ہونے والا منافع مضارب کے حصے میں آئے گا؟

جواب: یہ شرط جائز ہے کیونکہ منافع کی تقسیم طے شدہ نسبت سے ہوتی ہے اور نقصان کی صورت میں خسارہ برداشت کرنا رب المال کے ذمہ ہوتا ہے۔ (پہلا البرکہ سیمینار، فتویٰ نمبر۴)

عنوان: مضارب کی جانب سے کفالت (Guarnatee) یا ضمانت (Surety) طلب کرنا:

سوال: کیا مضارب کی جانب سے کفیل یا ضامن طلب کرنا جائز ہے؟

جواب: مال میں زیادتی یا اس کے استعمال میں کوتاہی پر ضمانت کے طور پر مضارب سے کفیل یا ضامن طلب کرنا بالکل جائز ہے۔ (پہلا البرکہ سیمینار، فتویٰ نمبر۵)

عنوان: مضارب پر یہ شرط عائد کرنا کہ وہ مال صرف نقد کے بدلے ہی فروخت کرے گا (ادھار نہیں بیچے گا) وگرنہ وہ ذمہ دار ہوگا۔

سوال: اگر مضارب پر یہ شرط عائد کردی جائے کہ وہ صرف نقد ہی کے بدلے مال فروخت کرے گا اور اگر اس نے ادھار مال فروخت کیا تو خریداروں کی گارنٹی دینا اس کے ذمہ ہوگا تاکہ وہ

امام محمد بن ادریس شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا سن ولادت ۱۵۰ ہجری اور سن وفات ۲۰۴ ہجری ہے ☆

آئندہ ادھار بیچنے سے باز رہے کیا یہ شرط عائد کرنا جائز ہے؟

جواب: رب المال کے لئے مضارب پر یہ شرط عائد کرنا جائز ہے کہ وہ صرف نقد کے بدلے میں ہی مال فروخت کرے گا اور یہ کہ اگر اس نے ادھار بیچا تو وہ خود ذمہ دار ہوگا۔

(دوسرا البرکہ سیمینار، فتویٰ نمبر ۱۰)

عنوان: اسلامی بینکوں میں مضاربہ پر ہونے والے اخراجات:

سوال: اسلامی بینکوں میں مضاربہ پر ہونے والے اخراجات کا حساب کیسے لیا جائے گا؟

جواب: اسلامی بینکوں میں کاروباری معاملات پر ہونے والے اخراجات اصل میں تو ہر پراجیکٹ کے مال میں سے ہونے چاہئیں، جہاں تک اسلامی بینک چلانے کے لئے عمومی اخراجات کا تعلق ہے تو یہ بینک خود پورے کرے گا اور اس کا طریقہ یہ ہوگا کہ بینک مضارب کے طور پر اپنے حصہ کا جو منافع حاصل کرے گا اس منافع کا ایک حصہ ان اخراجات پر خرچ ہوگا کیونکہ بینک مضارب کے طور پر ذمہ داریاں ادا کرتا ہے۔

جہاں تک ان اخراجات کا تعلق ہے جو مضارب کے لئے برداشت کرنا ضروری نہیں ہیں تو انہیں کاروباری اخراجات سمجھ کر (اصل زر سے) پورا کیا جائے گا اور اس سلسلہ میں فقہاء کرام نے جو مضاربہ کے احکام بیان کئے ہیں ان کا خیال رکھنا ہوگا۔ کسی پیچیدگی کی صورت میں کہ کون سے اخراجات مضارب کو اور کون سے اصل زر کو برداشت کرنے چاہئیں، اپنے مقامی اسلامی بینک کے شریعہ بورڈ کی طرف رجوع کریں۔ (چوتھا البرکہ سیمینار، فتویٰ نمبر ۱)

مفتی شیخ فرید صاحب تحصیل مفتی مظفرآباد' حکومت آزاد کشمیر' کا

فتاوی فریدیہ شائع ہوگیا

خوبصورت جلد' عمدہ کاغذ' نفیس کتابت' اہم علمی مسائل' صفحات ۱۰۰۳ ہدیہ ۴۵۰ روپے

ناشر: ضیاء العلوم پبلی کیشنز ۱۲۸ بازار تلواڑاں راولپنڈی